بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

صدقۂ فطر کے فضائل، مسائل اور احکام

زکاۃ کی دو قسمیں ہیں: زکاۃ المال: یعنی مال کی زکاۃ جو مال کی ایک خاص مقدار پر فرض ہے۔ زکاۃ الفطر: یعنی بدن کی زکاۃ ،اس کو صدقۂ فطر کہا جاتا ہے۔

صدقۂ فطر کیا ھے: فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں اُس صدقہ کا نام صدقۂ فطر ہے جو ماہِ رمضان کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کیا جاتا ہے، نیز صدقۂ فطر رمضان کی کوتاہیوں اور غلطیوں کا کفارہ بھی بنتا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (زَکَاۃُ الْفِطْرِ طُھْرَۃٌ لِّلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃٌ لِّلْمَسَاکِین) صدقۂ فطر روزہ دار کی بے کار بات اور فحش گوئی سے روزے کو پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ (ابوداود ح ۱۶۰۶، ابن ماجہ ح ۱۸۷۲)

صدقۂ فطر مقرر ھونے کی وجہ: عیدالفطر میں صدقہ اِس واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ اِس میں روزہ داروں کے لئے گناہوں سے پاکیزگی اور اُن کے روزوں کی تکمیل ہے۔ نیز مالداروں کے گھروں میں تو اُس روز عید ہوتی ہے، مختلف قسم کے پکوان پکتے ہیں، اچھے کپڑے پہنے جاتے ہیں، جبکہ غریبوں کے گھروں میں بوجہ غربت اسی طرح روزہ کی شکل موجود ہوتی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ نے مالدار اور اچھے کھاتے پیتے لوگوں پر لازم ٹھہرایا کہ غریبوں کو عید سے پہلے صدقۂ فطر دے دیں تاکہ وہ بھی خوشیوں میں شریک ہوسکیں، وہ بھی اچھا کھا پی سکیں اور اچھا پہن سکیں۔

صدقۂ فطر کا وجوب: متعدد احادیث سے صدقۂ فطر کا وجوب ثابت ہے، اختصار کے مدنظر تین احادیث پر اکتفاء کررہا ہوں:

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے خواہ وہ غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (بخاری ومسلم) ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ (ابوداود) ☆☆ اسی طرح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کی گلیوں میں ایک منادی کو اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (ترمذی)

صدقۂ فطر کس پر واجب ھے: امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے مطابق جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ ضروریات سے زائد اُس کے پاس اُتنی قیمت کا مال واسباب موجود ہو جتنی قیمت پر زکاۃ واجب ہوتی ہے تو اُس پر عیدالفطر کے دن صدقۂ فطر واجب ہوگا، چاہے وہ مال واسباب تجارت کے لئے ہو یا نہ ہو، چاہے اُس پر سال گزرے یا نہیں۔ غرضیکہ صدقۂ فطر کے وجوب کے لئے زکاۃ کے فرض ہونے کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ دیگر علماء کے نزدیک صدقۂ فطر کے وجوب کے لئے نصاب زکاۃ کا مالک ہونا بھی شرط نہیں ہے یعنی جس کے پاس ایک دن اور ایک رات سے زائد کی خوراک اپنے اور زیر کفالت لوگوں کے لئے ہو تو وہ اپنی طرف سے اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے۔

صدقۂ فطر کے واجب ھونے کا وقت: عیدالفطر کے دن صبح ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ لہذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے ہی انتقال کر گیا تو اُس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہوا اور جو بچہ صبح سے پہلے پیدا ہوا تو اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا۔

صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت: صدقۂ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عیدالفطر کے دن نمازِ عید سے پہلے ہے البتہ رمضان کے آخر میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقۂ فطر نماز کیلئے جانے سے قبل ادا کر دیا جائے۔ (بخاری ح ۱۵۰۹ و مسلم ح ۲۲۸۵) حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقۂ فطر دیتے تھے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ (بخاری ح ۱۵۱۱) نمازِ عید الفطر کی ادائیگی تک صدقۂ فطر ادا نہ کرنے کی صورت میں نمازِ عید کے بعد بھی قضا کے طور پر دے سکتے ہیں لیکن اتنی تاخیر کرنا بالکل مناسب نہیں ہے کیونکہ اِس سے صدقۂ فطر کا مقصود ومطلوب ہی فوت ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے الفاظ ہیں کہ جس نے اسے نماز عید سے پہلے ادا کر دیا تو یہ قابل قبول زکاۃ (صدقۂ فطر) ہوگی اور جس نے نماز کے بعد اسے ادا کیا تو وہ صرف صدقات میں سے ایک صدقہ ہی ہے۔ (ابوداود ح ۱۶۰۶) لہذا نماز عید سے قبل ہی صدقۂ فطر ادا کریں۔

صدقۂ فطر کی مقدار: کھجور اور کشمش کو صدقۂ فطر میں دینے کی صورت میں علماء امت کا اتفاق ہے کہ اس میں ایک صاع (نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کا ایک پیمانہ) صدقۂ فطر ادا کرنا ہے البتہ گیہوں کو صدقۂ فطر میں دینے کی صورت میں اس

کی مقدار کے متعلق علماء امت میں زمانۂ قدیم سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ اکثر علماء کی رائے ہے کہ گیہوں میں آدھا صاع صدقۂ فطر میں ادا کیا جائے۔ حضرت عثمان، حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہم سے صحیح سندوں کے ساتھ گیہوں میں آدھا صاع مروی ہے۔ ہندوستان و پاکستان کے علماء بھی مندرجہ ذیل احادیث کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ صدقۂ فطر میں گیہوں آدھا صاع ہے، یہی رائے مشہور و معروف تابعی حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی تحریر کیا ہے کہ صدقۂ فطر میں آدھا صاع گیہوں نکالنا کافی ہے۔ (الاختیارات الفقیہ ص ۱۸۳)

صدقۂ فطر میں آدھا صاع گیہوں کے دلائل :

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم جَو یا کھجور یا کشمش سے ایک صاع صدقۂ فطر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگوں نے گیہوں سے صدقۂ فطر نکالنے کے سلسلہ میں ان سے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا کہ گیہوں سے صدقۂ فطر میں آدھا صاع دیا جائے، چنانچہ لوگوں نے اسی کو معمول بنالیا۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی سب سے زیادہ مشہور و معروف شرح لکھنے والے، ریاض الصالحین کے مصنف امام نوویؒ مسلم کی شرح میں تحریر کرتے ہیں کہ اسی حدیث کی بنیاد پر حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء نے گیہوں سے آدھے صاع کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گیہوں کے ایک صاع سے دو آدمیوں کا صدقۂ فطر ادا کرو۔ کھجور اور جو کے ایک صاع سے ایک آدمی کا صدقۂ فطر ادا کرو۔ (دار قطنی، مسند احمد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو ضروری قرار دی۔ صحابۂ کرام نے گیہوں کے آدھے صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام پر گیہوں کا آدھا صاع اور کھجور و جو کا ایک صاع ضروری ہے۔ (اخرجہ عبدالرزاق)

☆ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا صدقۂ فطر میں گیہوں کا آدھا صاع اور کھجور و جو کا ایک صاع ادا کرتی تھیں۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ)

☆☆☆ غرضیکہ اکثر علماء کے قول کے مطابق جو یا کھجور یا کشمش کا ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین کیلو) یا گیہوں کا نصف صاع (تقریباً پونے دو کیلو) یا اسکی قیمت صدقۂ فطر میں ادا کرنی چاہئے، غرضیکہ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق ادا کردے۔

کیا غلہ واناج کے بدلے قیمت دی جاسکتی ہے؟

حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام بخاریؒ، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، حضرت حسن بصریؒ، اور علماء احناف نے تحریر کیا ہے کہ غلہ واناج کی قیمت بھی صدقۂ فطر میں دی جاسکتی ہے۔ زمانہ کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے اب تقریباً تمام ہی مکاتبِ فکر کا اتفاق ہے کہ عصر حاضر میں غلہ واناج کے بدلے قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔ صدقۂ فطر میں گیہوں کی قیمت دینے والے حضرات تقریباً پونے دو کیلو گیہوں کی قیمت بازار کے بھاؤ کے اعتبار سے ادا کریں اور جو مالدار حضرات کھجور یا کشمش سے صدقۂ فطر ادا کرنا چاہیں تو وہ ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کیلو کی قیمت ادا کریں، اس میں غریبوں کا فائدہ ہے۔

صدقۂ فطر کے مستحق کون ہیں؟

صدقۂ فطر غریب وفقیر مساکین کو دیا جائے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں گزرا (طُعْمَةً لِّلْمَسَاكِين)۔

صدقۂ فطر سے متعلق چند مسائل:

☆ ایک شہر سے دوسرے شہر میں صدقۂ فطر بھیجنا مکروہ ہے، (یعنی جہاں آپ رہ رہے ہیں مثلاً ریاض میں تو وہیں صدقۂ فطر ادا کریں) ہاں اگر دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں غریب رشتہ دار رہتے ہیں یا وہاں کے لوگ زیادہ مستحق ہیں، تو اُن کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں ہے۔ ☆☆ ایک آدمی کا صدقۂ فطر کئی فقیروں کو اور کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو دیا جاسکتا ہے۔ ☆☆ جس شخص نے کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے اُسے بھی صدقۂ فطر ادا کرنا چاہئے۔ ☆☆ آجکل جو نوکر چاکر اجرت پر کام کرتے ہیں ان کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا مالک پر واجب نہیں ہے۔

وضاحت: بخاری ومسلم میں حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صدقۂ فطر میں ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کھانے کی اشیاء سے دیا جائے اور کھانے کی اشیاء سے مراد جو یا کھجور یا پنیر یا کشمش ہے جیسا کہ اس حدیث کے خود راوی صحابی رسول حضرت ابوسعید خدریؓ نے حدیث کے آخر میں وضاحت کی ہے۔ لیکن اس میں کسی بھی جگہ گیہوں کا تذکرہ نہیں ہے، غرضیکہ نبی اکرم ﷺ کے اقوال میں کسی بھی جگہ مذکور نہیں ہے کہ گیہوں سے ایک صاع دیا جائے، ہاں حدیث کی ہر مشہور ومعروف کتاب حتی کہ بخاری ومسلم میں موجود ہے کہ صدقۂ فطر میں گیہوں دینے کی صورت میں صحابۂ کرام آدھا صاع (یعنی تقریباً پونے دو کیلوگرام) گیہوں دیا کرتے تھے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث میں مذکور ہے۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی (najeebqasmi@yahoo.com)